**Journal of Arabic Research**
eISSN: 2664-5807, pISSN: 26645815
Publisher: Allama Iqbal Open University, Islamabad
Journal Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

Vol.06 Issue: 01 (Jan-June 2023)
Date of Publication: 30-June 2023
HEC Category: Y (July 2022-2023)

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar

| | |
|---|---|
| Article | سچل سرمست کی سندھی شاعری میں عربی زبان کے اثرات<br>Impacts of Arabic Language about Sindhi Poetry of Hazrat Sachal Sarmast |
| Authors & Affiliations | 1. Dr. Hakim Ali Bariro (hakim_ali@aiou.edu.pk)<br>Assistant Prof, Pakistani Language AIOU, Islamabad<br>2. Irfan Qaisar(irfan.qaisar@aiou.edu.pk)<br>Ph,D Research Scholar, NUML, Islamabad , Allama Iqbal Open University, Islamabad |
| Dates | Received:<br>25-03-2023<br>Accepted:<br>29-05-2023<br>Published:<br>**30-06-2023** |
| Citation | Dr. Hakim Ali Barro, Irfan Qaisar, 2023<br>سچل سرمست کی سندھی شاعری میں عربی زبان کے اثرات<br>[online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: <https://jar.aiou.edu.pk/?p=74722> [Accessed 25 December 2023]. |
| Copyright Information | سچل سرمست کی سندھی شاعری میں عربی زبان کے اثرات<br>2023 © by Dr. Hakim Ali Barro, Irfan Qaisar is licensed under Attribution-ShareAlike 4.0 International |
| Publisher Information | Department of Arabic, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad |

## Indexing & Abstracting Agencies

| IRI | Australian Islamic Library | HJRS | DRJI |
|---|---|---|---|

## ABSTRACT

Sachal Sarmast is the most prominent poet in Sindhi language, he is known as seven languages poet. His poetical expression can found in different languages like Sindhi, Persian, Urdu and Saraiki. This research gives the impression of Arabic language in Sachal Sarmast poetry and understanding the significant source of socio cultural ideology and historical conditions. Sachal manipulates his deep imagery through strong Quranic verses that's indicates high level of facts and truth. His poetic expression reveals the new dimension of thinking that leads to break the conventional hierarchy of thoughts. We may found the Arabic words, quotes and Quranic verses bountifully in Sachal Sarmast poetry. The reference of Quranic features makes his poetry more closer to depict the fact and truth of Sufi mysticism.

عرب اور سندھ کے تعلقات ہزاروں سال سے آرہے تھے۔ ظہور اسلام سے پہلے بھی تجارتی جہاز بحر عرب کو عبور کر کے چین تک جایا کرتے تھے۔ تجارتی ضرورتوں کے تحت اُن کو مقامی زبانیں سیکھنی پڑتی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں عراق اور ایران کی فتوحات کے ساتھ خلافت کی سرحدیں مکران تک پہنچ گئی تھیں۔ سندھ کی فتح 712ء میں محمد بن قاسم کے دور میں ہوئی۔ یہ 712ء تا 715ء کا زمانہ تھا۔ ''محمد بن قاسم نے سندھ سے ملتان تک کا علاقہ چار سال کی مدت میں فتح کر لیا۔ بنو عباس کے دور خلافت میں بھی مسلمان قافلوں کی سندھ میں آمد جاری رہی۔ سندھ میں عربوں کا اقتدار کسی نہ کسی شکل میں ڈیڑھ سو برس تک قائم رہا۔ اس دوران کچھ عرب مسلمان باوجود سندھ (ہند) ہی میں آباد ہو گئے اور کچھ مقامی باشندوں نے اسلام قبول کر کے عربی زبان اور تہذیب کو اپنا لیا۔ بعض عرب مسلمانوں نے یہیں شادیاں کر لیں اور باقاعدہ بودوباش رکھ لی۔ ان کی جو مخلوط نسل پیدا ہوئی وہ عربی اور سندھ زبانیں روانی سے بولتی تھیں۔ لہٰذا اقدیم سندھی زبان پر پہلے اثرات عربی زبان کے ہوئے''۔[i]

> ''سید سبط حسن کا کہنا ہے کہ '' اس وقت بحر عرب سے سندھ کے بالائی حصے تک باشندے ہند کی یا ہندی زبان بولتے تھے۔ بقیہ سندھ میں سندھی بولی جاتی تھی۔ سندھی زبان پر سب سے زیادہ اثر عربی زبان کا ہے۔[ii]
>
> برصغیر پاک وہند میں قرآن شریف کا پہلا ترجمہ سندھی زبان میں ہوا تھا۔ بقول شیخ محمد اکرام کے یہ ترجمہ بھی '' منصورہ کے حاکم عبداللہ بن عمر ہباری کی نگرانی میں کرایا گیا۔ یہ ترجمہ ایک عراقی جو عربی سندھی پر عبور رکھتا تھا اس نے کیا۔ قرآن شریف کا سندھی زبان میں ترجمہ 270ء بمطابق 863ء میں ہوا''۔[iii]

دین اسلام کی تعلیمات کے اثرات جن علاقوں میں زیادہ نمایاں ہیں ان میں سندھ کی سرزمین انتہائی قابل ذکر ہے۔ سندھ کو باب اسلام کا درجہ بھی حاصل ہے۔ برصغیر میں اسلام سندھ کے ذریعے پھیلا۔ سندھ نے اسلامی تصوف کا بھرپور اثر قبول کیا۔ سندھی زبان کی کلاسیکی شاعری آج اسلامی تصوف کا ایک خوش نما منظر پیش کر رہی ہے۔ شاہ لطیف بھٹائی کے بعد سچل سرمست سندھی کلاسیکی شاعری میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ سچل کی شاعری سندھ کے لسانی کلچر اور سندھی تہذیب کی بھرپور نمائندگی کرتی ہے۔ سچل سرمست 1739ء، 1829ء آپ کا اصل نام عبدالوہاب تھا۔ آپ کی راست گوئی اور سچائی کے باعث آپ کے والدین بزرگ آپ کو سچل، سچو، سیچڑ نو کہ کر پکارتے تھے۔ آپ سچل ہی کے نام سے پہچانے گئے آپ نے یہی نام اپنی شاعری میں بطور تخلص استعمال کیا۔ اس کے علاوہ اپنی فارسی شاعری میں اشکار اور خدائی تخلص استعمال کیا ہے۔

سچل سرمست نے چودہ برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ اس کے بعد آپ کے چچا خواجہ عبد الحق نے خود فارسی کی تعلیم دی اور علوم عربیہ متداولہ کی تحصیل کے ساتھ تصوف اور معرفت کی تکمیل کرا کر فرقہ خلافت سے سرفراز کیا اس لئے آپ کو خلیفہ سچل بھی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے مذہب، فقہ، تصوف، معرفت، شریعت اور طریقت کو سمجھنے کے لئے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ آپ کو عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ لہٰذا آپ نے فرید الدین عطار اور شمس الحق تبریزی کا اچھی طرح مطالعہ کیا اور فیض پایا۔

سچل سرمست نہ صرف، سندھی، سرائیکی زبان کے باکمال شاعر تھے بلکہ فارسی اور اردو کے بھی اہم شاعر تھے۔ چونکہ آپ نے کئی زبانوں میں شعر کیسے ہیں اس لیے آپ کو شاعر ہفت زبان کہا جاتا ہے۔ سچل سرمست انسانیت کی عظمت اور بلندی کے واعی ہیں انسان دوستی ان کے پورے کلام میں بھرپور انداز میں ملتی ہے، ان کی پوری شاعری میں انسانیت کا احترام انسان کا احترام ہے۔

منصور آخر الزمان سچل سرمست ایک شاعر، مفکر اور صوفی ہیں لیکن اپنے پیش روصوفیاء سے قدرے مختلف بھی ہیں، ان سے پہلے صوفی اس جہان فانی کو شور و شر تصور کر کے روحانی قوت اور خیر کے حصول کی خاطر ترکِ دُنیا ہو کر نہ بیٹھ کر یادِ خداوندی میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ لیکن سرمست سچل کا تصوف اس بے عملی کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ تبرنگ الدنیا ہو کر حجرے میں محسور ہو کر بیٹھ جانے کے بجائے ان کے پاس حقائق کو جاننے، قبول کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کا تصوف تھا، یعنی جس میں ترک کی جگہ طلب تھی، تلاش و جستجو تھی جو زندگی کو رواں دواں اور متحرک رکھنے کے کے لیے ضروری سمجھی گئی۔ زندگی کو کسی مقصد کی خاطر راہ میں آنے والی تمام تکالیف و مصائب و مشکلات کو نظر میں نہ لانا بھی ایک عاشق صادق کی خصوصیات کو علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس راہ میں مر جانے کو بھی ایک سچے عاشق ہونے کا ثبوت رکھتے ہیں۔ مرنا تو ہر ایک کو کسی دن ہے ہی۔ لیکن منزل مقصود تک پہنچنے کیلیئے راہ میں آئی ہوئی موت کی سچل کے نزدیک ایک خاص اہمیت ہے۔

جو دم غافل سو دم کافر، مرشد ہے سمجھایا،
سچل گالھ عشق دی سچی بیا کل پندھ اجایا ،
(ترجمہ)جو دم غافل سو دم کافر، مرشد نے فرمایا،
سچل عشق کی بات ہے سچی، غیر سے جی گھبرایا۔

عاشق روز الست کا فلسفہ یہ کہ محبت کے بغیر نہ محبوب مل سکتا ہے نہ ہی انسانیت کے اعلیٰ معیار تک پہنچا جا سکتا ہے نہ ہی کسی منزل کا پتہ لگ سکتا ہے۔ عشق کے بغیر انسان کے دل میں وہ سوز و گداز پیدا نہیں ہو سکتا جو اسے سچا فنکار یا تخلیق کار بنائے۔

"سچل سرمست کا سلسلۂ نسب خلیفہ دوئم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اِس لحاظ سے آپ فاروقی نسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلسلۂ نسب یوں ہے: حافظ عبد الوہاب سچلؔ بن صلاح الدین بن محمد حافظ عرف صاحبڈنہ بن عبد الوہاب بن محمد حافظ بن عبد الوہاب بن شرف الدین بن موسیٰ ابن حافظ علم الدین بن شہاب الدین بن سلیمان بن ابو سعید بن نور الدین بن محمود بن ابو الفتح بن محمد اسماعیل بن محمد یوسف بن سلیمان بن محمد بن احمد بن برہان الدین بن عبد العزیز بن عبد الوہاب بن عبد المطلب بن برہان الدین بن احمد بن عبد اللہ بن یونس بن محمد اسحاق بن عبد اللطیف بن محمد باقر بن محمد بن شہاب الدین بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر الفاروق رضی اللہ عنہ"۔[iv]

"سچل سرمست کے آباؤ اجداد میں سے شہاب الدین بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر، محمد بن قاسم کے ساتھ سندھ آئے تھے۔ وہ نہ صرف محمد بن قاسم کے مشیر اعلیٰ تھے بلکہ محمد بن قاسم کے لشکر کے پیش امام بھی تھے۔ فتح سندھ کے بعد محمد بن قاسم نے اُنہیں سیہون کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اِس لحاظ سے وہ سندھ کے پہلے مسلمان حاکم تھے"۔[v]

> "سچل سرمست اپنے عہد کے بڑے عالم اور بسیار گو شاعر تھے۔ اُن کا سندھی، سرائیکی، اُردو اور فارسی کلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ سچل سرمست کے پہلے شارح مرزا علی قلی بیگ کی روایت کے مطابق سچل کی وفات تک اُن کے کلام کی تعداد 9 لاکھ 36 ہزار 606 تھی۔ یہ اشعار مختلف شعری اصناف میں موجود تھے جن میں آج بھی بیشتر شائع ہو چکی ہیں"[vi]

---

شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے بعد سچل سرمست کو سندھی زبان کا ممتاز ترین شاعر سمجھا جاتا ہے۔ شاہ عبد اللطیف بھٹائی کی شاعری میں تو جمال ہے مگر سچل سرمست کی شاعری میں جلال پایا جاتا ہے اور یقیناً وہ اِسی جلالی کیفیتی و رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ کائنات کی ظاہری کثرت میں بنیادی وحدت ہی کار فرما ہے، جیسے نظریات کی تلقین سچل سرمست کے کلام میں جابجاء دکھائی دیتی ہے۔

---

کوئی کیا سمجھے، کوئی کیا جانے

میں جو کچھ ہوں، وہ میں جانوں

کبھی خاص بنوں، کبھی عام بنوں

کبھی پختا بنوں، کبھی خام بنوں

کبھی سچا، سچل، نام بنوں

میں جو کچھ ہوں وہ میں جانوں

وہ اِنسان دوست صوفی بزرگ تھے۔ اُنہوں نے اپنی ہستی کو خود میں گُم کر دیا تھا اور وہ سندھ کے اُن صوفی شعراء میں سرِفہرست ہیں جنہوں نے وحدت اور اِنسانی عظمت کا درس دیا۔ اُنہوں نے انسان کو اپنی عظمت، اعلیٰ حیثیت اور حقیقت کی یاد دِلائی تا کہ وہ صحیح معنوں میں اپنے آپ کو خالقِ کائنات کا خلیفہ ہونے کا اہل ثابت کر سکے۔

سچل سرمست کا کلام اپنی مخصوص علامات خیال اور فکر کی نئی روشنی کی وجہ سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ سچل کی شاعری ایک نئی نویلی دنیا آباد کرتی دکھائی دیتی ہے۔ حضرت سچل سرمست کے سرائیکی کلام ہو یا سندھی کلام عربی زبان کے الفاظ و اقوال آیات قرآنی آیات کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔ یہ چیز صرف ان کی علمی قابلیت کو ظاہر کرتی ہے۔ سچل سرمست کو کافی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ فارسی اور اردو زبان کے ساتھ ساتھ عربی زبان پر بھی کافی عبور حاصل تھا۔ سچل سائیں نے اپنی شاعری میں قرآن و حدیث کے حوالے دیئے ہیں اور حق اور سچ کا نام اونچا کیا ہے۔

کافی

وَ نَفَخَتُ فيه من رُوحي،[vii] آهي ڪر ساهه،
خَلَق الآشياءُ وَهُوَ عَينُها، اهو قول گواهه،
صورت منجھ "سچوءَ" جي، ٻولي پاڻ ٿي ٻيپرواهه

کافی

"وَهُوَ مَعَكُم"[viii] چيو وصالون، وري سو ورهه وسايو،
"وَنَحَن اَقرَبُ"[ix] پاڻ اتيوئي، موٽي تا برهه بچايو،
اسين تو سان، تون اسان سان، پاڻ پرين فرمايو.

کافی

وَهُوَ مَعَڪُم اَيَنَما ڪُنتم،[x] آهي سندس اهڃاڻ،
جنهن جي ڪارڻ، مون ٿي ڦالون وڇايون.

## ڪافي

وَفِي اَنفسُڪُم اَفَلاَ تُبصرون،[xi] ويجهو ڪيم وسار،
پرين نه پڇج پنڌڙا، تون "سچو" پاڻ سنڀار.

## ڪافي

طرحين طرح پوشاڪون پهرئين، ڪُل يَوم هُوَ في شَان،[xii]
ظاهر ذات صفات سهي ڪر، سِرِي سرهُ الانسان.

## ڪافي

مَارائيت شيئا الا ور ايت الله، فيه، فائق ايئن فرمايو،
لَو ڪَشف العظاءَ مازدت يقينا، حيدر هي رنگ لايو.

## ڪافي

صحي سڃاتم سپرين، يار يقينئون ٿيو،
خَلَقَ الاشياءَ وَهُوَ عَينُها، شڪ وچون ٻيو ويو.

## ڪافي

اڄڻ ويهڻ چاڻ اهوئي آهي "ڪُل يَوم هُو فِي شَانَ"[xiii]
ڪُل شيءِ يَرجع اِلي اصله، قادر ٿيو فرمان،
هادي حقيقت هيءَ پُرجهائي "سچو" تون سلطان،
خَلَقَ الانسان علي صُورته، پاشاهي پوش،
"سچو" سوريءَ وڃڻا جي، مي ۾ ٿيا مدهوش.

## ڪافي

ناهيان ٻاهر تن کون، ميان هڪڙوئي دم دور،
الاِنسَانُ سِرِي وَاَنا سِرهُ" دوسن جو دستون،

دَع نَفسَڪَ و تَعالَ، اٿي گجهي اها ڳالهه

### ڪافي

خاڪي جسم ڪون ڪر جدائي، بحر عدم جي ۾ جال،
خيال وجودي چونه وساريں، ڪرين بي قِيلَ مقَالَ.

### ڪافي

ڪنهن ويل نٿا وسارن، عاشق نه ٿج مائدون،
ونَحنَ اَقَرَبُ،[xiv] اها اشارت، گڏ توئي سان گذارن،

### ڪافي

ڪيهي چال چلي ٿو، اڙي جيڏيون يار منهنجو،
وَنَفَخَتُ فيهِ، مِن رُوحي[xv]، ساري ڳالهه سلي ٿو،
اناءَ عَبده ورسوله، مُلن گهر ملي ٿو
ڪاٿئين تعظيمان ڏئي، ڪا ٿئين ڪل ڪلي ٿو،
”سچو“ سڀ ڪنهن صورتين، هھڙي هلت هلي ٿو.

## حوالہ جات

---


i ۔ مخدوم، امیر احمد (مترجم)، چچ نامو، سندھی ادبی، بورڈ، جام شورو، اشاعت سوئم، 2004ء، ص14

1. Makhdoom Ameer Ahmad, Chach Namo, (Sindhi Adbi Board, Jam Shoro,Edition, 03, 2004.).P.14

ii ۔ سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، کتب پرنٹرز و پبلشرز، کراچی، اشاعت اول، 1975ء، ص98

2. Sibt e Hussain, Pakistan mein Tehzeeb ka Irtiqa, ( Karachi, Kutb Printer & Publisher, Edition 01, 1975), P.98

iii ۔ میمن، محمد صدیق، "سندھ جی ادبی تاریخ" انسٹی ٹیوٹ آف سندھ الاجی، جام شورو، اشاعت چہارم، 2000ء، ص290

3. Muhammad Siddique Memoon, Sindh Adbi Tareeikh( Jam Shoro, Institute Of Sindh Alaaji, Edition 04, 2004), P.290

iv ۔ مرزا علی قلی بیگ، مرتب، "رسالو میاں سچل فقیر جو"، ثقافت اور سیاحت کاتہ، کراچی، اشاعت، سوئم، 2008ء ص20

4. Mirza Ali Qali Baig, Raslo Meinha Schal Faqeer Jo, (Karachi, Saqafat aur Siaahat Kaata, Edition 3, 2008), P.20

v ۔ مرزا علی قلی بیگ، مرتب، "رسالو میاں سچل فقیر جو"، ص، 24

5. Mirza Ali Qali Baig, Raslo Meinha Schal Faqeer Jo, P.24

vi ۔ نواز علی شوق، ڈاکٹر، سچل سرمست، تاریخ، تصوف اور شاعری، سندھیکا اکیڈمی، کراچی، اشاعت اول، 2009ء ص، 76

6. Dr. Nawaz Ali Shoq, Shachal Sir Mast, Tareeikh, Taswoff aur Shaari, (Sindhi Adbi Board, Jam Shoro,Edition, 1, 2009.).P.76

vii ۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ(سورۃ الحجر:۱۵:۲۹)

7. Al-Hijr, 15:29

viii ۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(سورۃ الحدید:۵۷:۴)

8. Al-Hadeed, 57:4

---

[ix] ۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ(سورۃالحجر ۱۶:۱۵)

9. Al-Hijr, 15:16

[x] ۔ سورۃالحدید:۵۷:۴

10. Al-Hadeed, 57:4

[xi] ۔ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ(سورۃالذاریات:۵۱:۲۱)

11. Al-Zaariaat: 51:21

[xii] ۔ يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ(سورۃالرحمن:۵۵:۲۹)

12. Al-Rehman: 55:29

[xiii] ۔ سورۃالرحمن:۵۵:۲۹

13. Al-Rehman: 55:29

[xiv] ۔ سورۃالحجر ۱۶:۱۵

14. Al-Hijr, 15:16

[xv] ۔ سورۃالحجر:۱۵:۲۹

15. Al-Hijr, 15:29

**نوٹ:** تمام اشعار مرزا علی قلی بیگ کے مرتب کیے گئے "رسالو میاں سچل فقیر" سے دیئے گئے ہیں.